Vol.4 No.3 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

دکنی اردو لغات: تحقیقی و توضیحی مطالعہ

DECCANI URDU DICTIONARIES: RESEARCH AND EXPLANATORY STUDY

*محمد عرفان حیدر

**سید ازور عباس

***علوی مظہر فائزہ

Abstract:

According to linguists, ancient Urdu (Deccani) has a special identity due to its linguistic, phonological, semantic, historical and cultural significance. A unique aspect of research on Deccan literature is lexicography. We have been writing Deccani Urdu dictionaries for over a century. In Deccani Urdu dictionaries, the meanings of ancient Deccani words are defined in modern Urdu. Different lexicographers have applied different methods in compiling Deccani Urdu dictionaries.The first link in this chain is Qazi Arif Alalai's dictionary 'Deccan ki Zuban'. In this article, ten Deccani Urdu dictionaries have been reviewed in detail. In these specialized dictionaries, the study of art of lexicography has been done along with the method of entry of words, identification of sources.

Key words: Deccani, Lexicography, Entries, languistics,Modern urdu

دکن میں تخلیق کیا گیا ادب، اردو میں کلاسیک کی حیثیت رکھتا ہے۔دکنی /دکھنی اردو اپنے تاریخی، جغرافیائی ، لسانی ، صوتی اور تہذیبی حوالوں سے منفرد شناخت کی حامل ہے؛اسے 'قدیم اردو' بھی کہا جاتا ہے۔قدیم اردو دکن میں ہندوی، ہندی، دکنی، دکھنی، مسلمانی وغیرہ کے ناموں سے مشہور رہی ہے۔ یہاں مثنوی ، داستان، مرثیہ ، منقبت، نظم ، جکری اور دوہا جیسی اصناف نے اپنا ارتقائی سفر طے کیا۔یہی وجہ ہے کہ دکنیات کا شعبہ ، اردو کے مورخین اور محققین کی خصوصی توجہ کا مرکز رہا ہے۔کثیر تعداد میں دکنی اردو کی شعری اور نثری تصانیف تحقیق اور تدوین کے مراحل سے گزر کر اشاعت پذیر ہو چکی ہیں۔یوں بھی کسی زبان کے مجموعی وجودی سیاق اور الفاظ کی مختلف اشکال کا جائزہ لینے کے لیے، تاریخ کے مختلف ادوار میں اس زبان کی کیفیت و ماہیت تک رسائی اہم ہے۔گذشتہ ہزار سالوں میں اردو نے بحیثیت زبان تبدیلی اور ارتقاء کے کئی ہفت خوان طے کیے ہیں۔مختلف ادوار میں دکنی دور کو اس لیے بھی منفرد مقام حاصل ہے کہ محققین اور ماہرین لسانیات کا ایک گروہ اردو کی پیدائش کو دکن سے منسوب کرتا ہے۔اس مقالے میں دکنی بہ اردو لغات کا جائزہ لیا جائے گا اور ان خصوصی لغات میں الفاظ کے اندراج کے طریقہ کار، ماخذات کی نشاندہی کے علاوہ ان کے مندرجات کے فنی خصائص اردو میں لسانی تحقیق کا آغاز لغت نویسی سے ہوتا ہے۔امیر خسرو کی 'خالق باری' کو اس سلسلے کے اولین نقوش میں شمار کیا و نقائص کا مطالعہ کیا جائے گا۔ جاتا ہے۔شروعات کا دور منظوم لغات اور نصاب ناموں کا ہے: ان میں اردو الفاظ کے فارسی اور عربی مرادفات نظم کیے جاتے تھے۔بعد ازاں ، اردو بہ فارسی لغات لکھی جانے لگیں : ان لغات میں اردو لفظ کی وضاحت اور معانی کے تعین کے لیے فارسی لفظ لایا جاتا تھا۔غرائب اللغات(1743) اور دلیل ساطع(1833) اسی زمرے میں آتی ہیں۔

ایم فل اردو، اسکالر، شعبہ اردو اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی

،مانسہرہ یونیورسٹی ہزارہ اردو شعبہ لیکچرار

آباد اسلام یونیورسٹی، ،نمل اردو شعبہ ،اسکالر، اردو ایم فل

Vol.4 No.3 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

اس کے بعد کا دور اردو بہ انگریزی لغات سے متعلق ہے،جبکہ اردو بہ اردو لغات کا طویل سلسلہ اردو بہ انگریزی لغات کے بعد شروع ہوتا ہے (1)۔ لغات اور فرہنگوں میں الفاظ کے اندارج کے کئی طریقے ہو سکتے ہیں :عمومی طورپر،لغات میں اندراجات کو حروف تہجی کی ترتیب سے لکھا جاتا ہے۔تاہم اس کے علاوہ موضوعات کے لحاظ سے، تاریخی استعمال یا کثرتِ استعمال کے حوالے سے بھی درج کیا جاسکتا ہے۔لغات اور فرہنگیں زمانی اعتبار سے بھی لکھا ہے:'اس کے مطابق (Bo Svensen)مرتب کی جاتی ہیں۔وقت(زمان) کے حوالے سے لغت کی اقسام کی بابت ڈاکٹر روف پاریکھ نے بحوالہ بوسیونسن ہو سکتی ہیں ' ۔ (2)یک زمانی تاریخی (Contemporary) اور ہم عصر(Historical)، تاریخی (diachronic)، دوزمانی(Synchronic)لغت یک زمانی میں ماضی کے کسی مخصوص دور میں زبان کی حالت و کیفیت بیان کی جاتی ہے۔اردو میں اس (Synchronic historical Dictionary)لغت نوعیت کی لغات کے ذیل میں فرہنگ کلیاتِ میر(فرید احمد برکاتی)، فرہنگ غالب(امتیاز علی عرشی)،فرہنگ انیس(نائب حسین نقوی)، محاورات داغ(ولی احمد قدرے وسیع دور میں کسی زبان کی لفظی، ہئیتی اور (Diachronic historical dictionary)خان) وغیرہ کانام کیا جا سکتا ہے۔دوزمانی تاریخی لغت معنوی حالت کا جائزہ لیتی ہے۔ان لغات میں ایک مخصوص مگر طویل دور کے اندر کسی زبان میں مستعمل الفاظ اور محاورات جمع کر کے مرتب کیے جاتے ہیں۔اس حوالے سے ڈاکٹر روف پاریکھ لکھتے ہیں:

> "دوزمانی تاریخی لغت میں کسی وسیع تر یاطویل تر دور میں زبان کا ارتقاء بیان ہوتا ہے، مثلاً قرونِ وسطی کے حصہ آخر کو ایک لسانی دور مان کر اس پورے دور کی زبان کی لغت۔ ہمارے ہاں اس طرح کی چند لغات بنی ہیں ، گو ان میں کچھ کمیاں ہیں ، جیسے قدیم اردو کی لغت (از جمیل جالبی)، اردو کے خوابیدہ الفاظ (مرتبہ اردو سائنس بورڈ) اور اٹھارھویں صدی کی اردو شاعری کی فرہنگ (از ذکا الدین شایان)"۔(3)

مذکورہ بالا تخصیص کے مطابق دکنی اردو کی لغات دو زمانی تاریخی لغت کے زمرے میں آتی ہیں ; ان لغات میں صرف دکنی منطقے کے ایک خاص تاریخی دور میں مستعمل اردو زبان کے الفاظ کا اندارج کیا جاتا ہے۔ان لغات / فرہنگوں کو مرتب کرنے کی ضرورت ان مشکلات کے تحتِ تاثیر ہے جو قدیم اردو کی افہام و تفہیم کے سلسلے میں محققین، مدونین اور طلباء کے سامنے آتی ہیں۔قدیم دکنی اردو کے بہت سے الفاظ اب متروک ہو چکے ہیں ; دوسری زبانوں کے دخیل/مستعار الفاظ کے مسائل علاحدہ ہیں۔دکنی اردو میں خاصی بڑی تعداد ان دخیل الفاظ کی ہے۔جو اس کی تشکیل ارتقاء کے زمانے میں عربی، فارسی، سنسکرت اور دوسری ہندآریائی زبانوں گجراتی، مرہٹی، دراوڑی وغیرہ سے شامل ہوئے۔اگر عمومی طور پر دکنی اردو میں لغت نویسی کی تاریخ پر بات کی جائے تو سب سے پہلے سید شاہ اشرف بیابانی کی لغت 'واحد باری' کا نام سامنے آ تا ہے۔یہ ایک منظوم لغت ہے; اس میں فارسی اور عربی الفاظ کے معانی دکنی اردو میں مندرج ہیں۔اس کے بعد شاہ محی الدین کی 'کثیر الفوائد' کا سراغ ملتا ہے: یہ لغت تقریباً1795ء میں مرتب کی گئی۔کثیر الفوائد میں کم و بیش 2500 فارسی الفاظ کے معانی ہمراہ بہ اعراب دکنی اردو میں دیے گئے ہیں۔مزید برآں ، انیسویں صدی کے اواخر میں 'مخزن الفوائد' کے نام سے نیاز علی بیگ نے قدیم اردو فارسی کی لغت مرتب کی۔

دکنی بہ اردو لغات سے مراد وہ لغات ہیں ، جن میں قدیم دکنی اردو الفاظ کے معانی جدید اردو میں متعین کیے جاتے ہیں۔قدامت کے سبب دکنی اردو کے بیشتر الفاظ یا تو متروک ہو چکے ہیں یا ان کی اشکال بدل گئی ہیں۔کئی دکنی بہ اردولغت مرتب ہو چکی ہیں۔اس حوالے سے سب پہلی با قاعدہ لغت 'دکن کی زبان' کے عنوان سے قاضی عارف العلائی نے مرتب کی اور اسے 1354ء(بمطابق1935ء) میں حیدر آباد سے شائع کیا۔کتاب کے سرِ ورق پر 'ملنے کا پتہ' کے نیچے سید علی اکبر اکبرؔ حیدر آبادی (مطبع ادبیہ ناپیلی) درج ہے۔کتاب کے سرورق پر مندرج عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس لغت میں دکنی کے ایک لاکھ سے زاید الفاظ، محاورات اور روزمرہ کی تشریح کی گئی ہے، جبکہ اس لغت کو تیس (۳۰) اقساط میں شائع کرنے کا منصوبہ ہے۔تاہم باقی29 حصّوں کا کوئی علم نہیں ہوسکا۔پہلے حصّے کے صفحات کی تعداد اٹھاون (58) ہے۔کتاب کی ابتداء میں مرتب نے 'دکن کی زبان' کے عنوان سے ایک مختصر مقدمہ تحریر کیا ہے۔مقدمے میں مرتب نے

Vol.4 No.3 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

زبانوں کے صرف و نحو کی تدوین کی ضرورت اور الفاظ و محاورات کی حفاظت پر زور دیا ہے۔بعد ازاں ، قدیم اردو کے دکن میں ارتقاء کے باب میں اس عمومی غلط فہمی کا ازالہ کیا ہے کہ دکنی اردو غیر فصیح ہے۔عارف ابوالعلائی اس لغت کی ترتیب میں اپنے طریقہ کار کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"پہلے دکن کی روزمرہ بول چال اور محاورات کو بلحاظ حروف تہجی لغت قرار دیا ہے، پھر اس کا ترجمہ اور اس کی نظیر میں کوئی شعر نہ ملنے کی صورت میں فقرے لکھ دیے گئے، اس کے بعد غیر فصیح کا بھی اظہار کر دیا گیاہے" (4)

عارف ابوالعلائی نے لغت کے آغاز میں 'فصحائے حال نے جو اصول قرار دیے ہیں وہ یہ ہیں' کا عنوان دے کر اردو میں تلفظ اور اصولِ فصاحت میں وقت کے ساتھ ساتھ ہونے والی تبدیلیوں کا تذکرہ کیا ہے۔مثال کے طور پر: مرتب نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ قدیم زمانے میں رائج الفاظ آئیو، جائیو، چلیو، آئیاں وغیرہ کا رواج ختم ہو چکا ہے اور ان کی جگہ آنا، جانا، چلنا،آئیں استعمال ہوتے ہیں یا شعر میں ہندی صفت جمع میں لانا زمانہ قدیم میں مروج تھا ، تاہم فی زمانہ معیوب تصور کیا جا تاہے۔اسی طرح بتانا کی جگہ بتلانا اور دکھانا کی جگہ دکھلانا غیر فصیح سمجھے جاتے ہیں یا 'ھر' کی بہ نسبت 'ہر' درست ہے۔مرتب کے بقول فارسی مصادر کا استعمال متروک ہو چکاہے، پس مردن، بعدِ مردن کی کی جگہ بجائے اب پسِ مرگ اور بعدِ مرگ استعمال کیا جاتا ہے وغیرہ۔مرتب نے اس لغت میں مختلف محاوروں کے معانی بتاتے ہوئے اس بات کی وضاحت بھی کی ہے کہ یہ محاورہ خاص دکن سے متعلق ہے یا نہیں۔ ڈاکٹر روف پاریکھ کے بقول :'[مذکورہ لغت میں] انداجات کی تعداد زیادہ نہیں ہے۔تشریحات مختصر ہیں۔مترادفات بھی دیے گئے ہیں۔لیکن کم ہیں۔لغت اگر مکمل ہو جاتی تو بالخصوص دکنی الفاظ ومحاورات کے ضمن میں بہت مفید ثابت ہوتی'۔ (5)

'دکنی لغت' کے نام سے سید شعار ہاشمی نے ایک لغت مرتب کی۔اکثر محققین کے نزدیک اس لغت کا سنِ ترتیب پردہ غیاب میں ہے؛اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس لغت کے جو نسخے دستیاب ہیں اُس پر سنِ تالیف درج نہیں ہے۔یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر محمد علی اثر نے اپنی کتاب دکنی ودکنیات (وضاحتی کتابیات) میں اس لغت کی تاریخ اشاعت کے بارے میں خاموشی اختیار کی ہے۔(6)ڈاکٹر روف پاریکھ نے بھی اس کے سالِ طباعت کی تصریح نہیں کی۔تاہم ڈاکٹر ریحانہ سلطانہ کے مطابق اس لغت کا سنِ اشاعت 1950ء ہے۔(7)یہ ایک مختصر جیبی سائز کی لغت ہے۔تقریباً بارہ سو الفاظ پر مشتمل اس لغت کے صفحات کی تعداد ایک سو ستائیس(127) ہے۔کتاب کی تقریظ علامہ عبداللہ عمادی (متوفی 1947ء) کی تحریر کردہ ہے اور مکتبہ ابراہیمہ، حیدر آباد دکن سے شائع ہوئی۔لغت کے آغاز میں بعنوان 'تمہید' سید شعار ہاشمی نے غرضِ تالیف کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے:"اس زبان کا کوئی لغت موجود نہ ہونے کے باعث دکنی لٹریچر پڑھنے اور سمجھنے میں سخت دشوریاں لاحق ہو رہی ہیں۔غرض اس زبان کے ایک لغت کی سخت ضرور تھی، جس سے اس زبان کے لٹریچر کے مطالعے میں مدد مل سکے اور اس زبان سے کامل واقفیت ہو جائے"۔ (8) مرتب کا دعویٰ ہے کہ مذکورہ لغت میں حتی الامکان تمام دکنی الفاظ کو جمع کر کے ان کے اردو مترادفات درج کر دیے ہیں۔تاہم یہ امر واقع نہیں: یہ ایک مختصر لغت ہے جس میں بیشتر دکنی الفاظ درج نہیں ہیں۔دوسری بات یہ ہے کہ اس لغت میں دکنی بول چال کے الفاظ زیادہ نہیں اور دکنی تصنیفات کے تھوڑے الفاظ کو شامل کیا گیا ہے۔لغت میں زیادہ تر الفاظ پر اعراب لگانے کا اہتمام بھی کیا گیاہے۔مزید یہ کہ مذکر، مونث، مفرد، صفت، حروفِ ربط اور ضمائر کی نشاندہی بھی کی گئی ہیں۔

'دکنی لغت و تذکرہ دکنی مخطوطات' پروفیسر آغا حیدر حسن مرزا کی کتاب ہے۔اس کتاب کا ایک حصّہ دکنی لغت سے مخصوص ہے، جبکہ دوسرے حصّے میں دکنی مخطوطات کا مطالعہ کیا گیاہے۔زمانہ تالیف کے لحاظ سے مذکورہ لغت، سید شعار ہاشمی کی لغت کے بعد لکھی گئی ہے۔تاہم آغا حیدر حسن اپنی زندگی میں اِسے شائع نہیں کر سکے۔آغا حیدر حسن کی وفات 1976ء میں ہوئی۔مذکورہ کتاب کو 2002ء میں ڈاکٹر مغنی تبسم نے مرتب کر کے شائع کیا۔آغا حیدر حسن کی زندگی میں مذکورہ لغت کے شائع نہ ہونے کی ایک وجہ اسکا نامکمل ہونا ہے۔یہ ایک نامکمل لغت ہے۔مذکورہ لغت کو پروفیسر مسعود حسین خان کی 'دکنی اردو کی لغت' اور ڈاکٹر جمیل جالبی کی 'قدیم اردو کی لغت' پر زمانی برتری حاصل ہے۔یوں آغا حیدر حسن کے سامنے باقاعدہ طور پر مرتب شدہ کوئی دکنی لغت موجود نہیں تھی۔لغت کی ترتیب اور الفاظ کے انتخاب کے حوالے سے موصوف کے پیش نظر دو طرح کے ماخذات تھے:ایک دکنی ادب کے قدیم مخطوطات جو اُن کے کتب خانے کی زینت تھے؛دوسرا اُس وقت کے حیدر آباد (دکن) کی بول چال کی زبان۔مذکورہ لغت کے مطالعے سے

Vol.4 No.3 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

معلوم ہوتا ہے کہ اس میں شامل ایک تہائی سے زیادہ الفاظ ایسے ہیں جو کسی دوسری دکنی لغت میں موجود نہیں۔ لغت کے اندراجات کے لیے 25 فی صد الفاظ قدیم دکنی مخطوطات سے لیے گئے ہیں۔ آغا حیدر حسن کی لغت کی خاصیت یہ ہے کہ اس میں محض الفاظ کے معانی درج کرنے پر اکتفا نہیں کیا گیا، بلکہ ان الفاظ کے استعمال کے متنوع طریقوں کی وضاحت کے ہمراہ ان کے تہذیبی و ثقافتی پسِ منظر کو بھی اجاگر کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مذکورہ لغت میں ایک ایک لفظ کی شرح کے لیے کئی کئی پیراگراف کھپائے گئے ہیں۔ مثلاً 'پانی نہانا' کی شرح کرتے ہوئے آغا حیدر حسن نے لکھا ہے:

> "یہ لفظ آج کل حیدر آباد میں بولا جاتا ہے جیسے 'انو پانی نہاتے ہیں' غیر ملکیوں کی یہ ترکیب عجیب معلوم ہوتی ہے لیکن اگر دکنیوں کی تاریخ کا غور سے مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ یہ پھول نیئر، گلاب اور کیوڑے و بید مشک سے بھی نہاتے ہیں۔ ان کے حوض خانے، عطریات سے لب ریز رہتے تھے۔ تو یہ عطر اور گلاب سے نہانے والی قوم جب انِ خوش بویات سے نہانے کے علاوہ پانی سے نہاتی ہو گی تو اس غسل کی بھی تخصیص کر دیتی ہو گی۔ اب وہ عطر گلاب، کیوڑہ تو اڑ گئے نر اپانی رہ گیا۔ اللہ اس کو ہی رکھ۔ تاناشاہ کے عظیم الشان گلاب کیوڑے کے حوض تا ایں دم باقی ہیں جن میں کیوڑے کی بجائے اب کیچڑ نظر آتی ہے" (9)

مندرجہ بالا وضاحت سے ظاہر ہے کہ مصنف نے محض لفظ کے لغوی معانی کے اندراج پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ پورے تہذیبی عمل اور تاریخی سیاق کو برتا ہے۔ اُن کا اختصاص ہے کہ وہ معانی کے تعین کے لیے دکنی تاریخ اور تہذیبی روایات کا حوالہ پیش کرتے ہیں اور یہ خاصیت صرف اسی لغت میں نظر آتی ہے۔

'دکنی اردو کی لغت' ڈاکٹر مسعود حسین خان اور ڈاکٹر غلام عمر خان کی مشترکہ کاوش ہے۔ یہ ایک ضخیم لغت ہے، جو 1969ء میں آندھرا پردیش ساہتیہ اکیڈمی، حیدر آباد سے شائع ہوئی۔ کتاب کے اندرونی سرورق پر 'دکنی' کی بجائے 'دکھنی اردو کی لغت' مرقوم ہے۔ مصنفین / مرتبین کے مطابق اس لغت کی تیاری کے لیے قدیم دکنی کتب اور مخطوطات سے دس ہزار الفاظ کا انتخاب کیا گیا۔ تاہم حتمی اندراجات کی تعداد چھ ہزار ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ لغت کے لیے الفاظ کا انتخاب 267 دکنی شعری اور نثری تصنیفات سے کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ ان کتب اور مخطوطات کی مکمل فہرست کتاب کے آغاز میں دے دی گئی ہے۔۔ لغت کے متن کی بات کی جائے تو مرتبین نے دکنی زبان میں شامل دخیل / مستعار الفاظ کی نشاندہی بھی کی ہے؛ اس امر کی شناخت کے لیے مختلف مخففات وضع کیے گئے ہیں: مثلاً عربی کے لیے (ع)، فارسی کے لیے (ف) جبکہ سنسکرت، مرہٹی، کنڑی اور تلنگی کے لیے علی الترتیب س، م، ک اور ت کے مخففات استعمال کیے گئے ہیں۔ لغت نگاروں نے خیال رکھا ہے کہ الفاظ کے وہی معانی دیے جائیں جو قدیم زمانے میں مستعمل تھے۔ الفاظ کے معانی کے تعین کی خاطر دکنی شعری اور نثری تصنیفات سے سندوں کا التزام موجود ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ مذکورہ لغت میں محض سند یافتہ الفاظ کا اندراج کیا گیا ہے؛ جن الفاظ کے لیے کوئی شعری یا نثری سند دریافت نہیں ہو سکی، انھیں ترک کر دیا گیا ہے۔ مزید برآں، املاء کی درستی کا عمل بھی سرانجام دیا گیا ہے۔ مرتبین نے لغت میں اُن اسماء کے تلفظ کو درست کرنے کا اہتمام کیا ہے، جو شعری ضرورتوں کے تحت متنِ شعر میں غلط باندھے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر فیروز بیدری کے 'پرت نامہ' میں ایک جگہ 'محی الدین" اس طرح وارد ہوا ہے:

محی دین توں، دین تجھ تھے جیا

مرتب نے محی دین، محی الدنیاں، فاطم (فاطمہؑ)، حسان (حسنؑ)، میکال (میکائیلؑ) جیسے کئی الفاظ شامل کر کے ان کا درست املاء درج کیا ہے۔ مزید یہ کہ عام طور پر جہاں حروف گرا دیے گئے ہیں یا ان میں اضافہ / تقلیب ہو گئی ہے، وہاں صحیح لفظ بھی درج کر دیے گئے ہیں جیسے: صُبا (صبح)، چیکڑ (کیچڑ)، منجھ (مجھ) وغیرہ۔ اس لغت کی ایک خامی یہ ہے کہ اس میں مندرج الفاظ کی تذکیر و تانیث کا فیصلہ نہیں کیا گیا۔ اگر دیکھا جائے تو دکنی اردو کی بیشتر الفاظ میں یہ کمی نظر آتی ہے۔ مذکورہ لغت میں شامل تمام الفاظ کے تلفظ بھی درج نہیں۔ قدیم اردو کے باب میں تلفظ کا مسئلہ بار بار سر اٹھاتا ہے، اس لیے قدیم اردو کی لغات میں تلفظ کا التزام نہایت خوش آئند عمل ہو گا تاکہ شعری متن کی قرائت اور تفہیم کی راہ میں حائل مشکلات کم ہو سکیں۔ بہر حال مسعود حسین خان کی مذکورہ لغت کئی حوالوں سے اہم ہے۔ پروفیسر رفیع اشرف لکھتے ہیں:

Vol.4 No.3 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

"ڈاکٹر مسعود حسین خان کی لغت کا تمام تر مواد دکن کی کلاسیکی غیر مطبوعہ اور مطبوعہ تصانیف سے لیا گیا ہے۔ اس لیے یہ اپنی نوعیت کی اہم لغت ہے جو علمی اور ادبی قدر و قیمت رکھتی ہے۔۔۔۔ ظاہر ہے کہ ان کے لیے ہفت خوان طے کرنا پڑتے ہیں" (10)

'دکھنی لغات' سید ابوتراب خطائی ضامن کی مرتب کردہ ہے، جو مارچ 1970ء میں اردو لائبریری سنٹر بنگلور سے شائع ہوئی۔ مذکورہ لغت میں ابوتراب خطائی نے ایک طویل مقدمہ شامل کیا ہے۔ مقدمے کے ذیل میں دکنی زبان کی مختلف تاریخی ادوار میں نشوونما کے حوالے سے تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ اہم نکتہ یہ ہے کہ دکنی اردو پر دیگر علاقائی زبانوں کے لب ولہجہ کے اثرات کی وضاحت میں مصنف نے کئی مثالیں فراہم کی ہیں۔ مثال کے طور پر دکنی اردو پر گجراتی کے اثرات کی تفصیل میں لکھتے ہیں:

"اچھنا (ہونا) اور اس کے مشتقات اچھ، اچھو، اچھے، اچھوں، اچھا، اچھے گا (پر) گجراتی 'اچھے' کا اثر ہے۔۔۔۔ ہمیں، ہمنا گجراتی ہمنے کا اثر ہے۔ ہمنا کی طرح ہمنے گجراتی میں فاعل اور مفعول دونوں حالتوں میں مستعمل ہے۔۔۔۔ 'اَپن'، ہم کے معنوں میں گجراتی ہے" (11)

سید ابوتراب خطائی نے دکنی پر مختلف منطقوں کی زبانوں کے اثرات کا مطالعہ کر کے اس امر کی تصریح کی ہے کہ دکنی محدود زبان نہیں۔ مصنف نے مقدمے میں دکنی اردو کی اصوات، صرف و نحو اور قواعدی امتیازات کو نشان زد کرنے پر خصوصی توجہ دی ہے۔ اِن تمام مباحث سے مصنف نے اس امر کی جانب توجہ مبذول کروائی ہے کہ گذشتہ چار پانچ سو سالوں کے اندر دکنی زبان میں املاء، اصوات، تذکیر و تانیث اور افعال کے حوالے سے کیا کیا تبدیلیاں رونما ہوئیں ہیں۔ اس افتراق کے پیش نظر قدیم دکنی اردو کی قرائت خاصا مشقت طلب کام ہے۔ یوں ایک تفصیلی دکنی اردو لغت کی ترتیب کا جواز پیدا ہوتا ہے۔ ابوتراب خطائی نے لغت میں پانچ ہزار قدیم دکنی الفاظ کے معانی ترتیب دیے ہیں۔ کہیں کہیں الفاظ پر اعراب بھی لگائے گئے ہیں۔ لغت میں مصنف نے دکنی زبان میں تلنگی، گجراتی، کنڑ او غیرہ کے دخیل الفاظ کی نشاندہی بھی ہے۔

امیر عارفی کی 'دکنی فرہنگ' 1972ء میں ادبی اکیڈمی، آصف نگر حیدر آباد سے شائع ہوئی۔ یہ ایک مختصر فرہنگ ہے، جو طلباء کی درسی ضرورتوں کو مد نظر رکھ کر ترتیب دی گئی ہے۔ اس فرہنگ میں الفاظ کا انتخاب دکنی ادب کی چھ اہم مثنویوں گلشنِ عشق، من لگن، قطب مشتری، سیف للملوک وبدیع الجمال، اور طوطی نامہ سے کیا گیا۔ یوں صرف وہی الفاظ الف بائی ترتیب سے اس فرہنگ کے متن کا حصہ قرار پائے ہیں، جو مندرجہ بالا مثنویوں کے شعراء نے استعمال کیے ہیں۔ 78 صفحات کی اس مختصر فرہنگ میں کوئی خاص روش نہیں اپنائی گئی۔

'قدیم اردو کی لغت' ڈاکٹر جمیل جالبی کا شاہکار ہے۔ ڈاکٹر جمیل جالبی دکنیات، اور قدیم اردو کی تنقید، تحقیق اور تدوین میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ مذکورہ لغت 1973ء میں سامنے آئی۔ یہ لغت الفاظ کی فراہم سے لے کر معنی کے تعین تک کے تمام مراحل میں دقتِ نظری کا عمدہ نمونہ ہے۔ ڈاکٹر جمیل جالبی نے اس لغت کی تیاری کے لیے تقریباً اٹھارہ ہزار الفاظ کا انتخاب کیا۔ تاہم لغت کا متن گیارہ ہزار الفاظ پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر جمیل جالبی نے قدیمی متون و مخطوطات کے سیاق وسباق اور علمائے لسانیات و لغت سے مشورے کے بعد الفاظ کے معانی متعین کرنے کا طریقہ کار استعمال کیا۔ اس ضمن میں وہ لکھتے ہیں:

"اس لغت کی داستان یہ ہے کہ 'تاریخ ادب اردو' پر کام کرتے ہوئے مجھے سینکڑوں مخطوطات اور بیاضوں کے صحراوں سے گزرنا پڑا۔ دورانِ مطالعہ اکثر ایسے لفظوں سے واسطہ پڑا جو کہ میرے لیے اجنبی تھے۔ میں ان لفظوں کو ایک کاپی پر لکھ لیتا اور پھر سیاق وسباق کے حوالے، مختلف لغات کی مدد اور اہل علم سے گفتگو کرنے کے بعد جب ان لفظوں کے معنی متعین ہو جاتے تو ان کے سامنے لکھ دیتا۔۔ اس لغت پر ایک نظر ڈال کر ہی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اردو نے برصغیر کی کم و بیش ساری زبانوں سے دل کھول کر فیض اٹھایا اور مزاج وصلاحیت کے اعتبار سے ویسی ہی زبان ہے جیسی انگریزی زبان" (12)

Vol.4 No.3 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

مرتب نے اس لغت میں حسبِ ضرورت مصدر، حاصلِ مصدر، امر، ماضی مطلق اور مرکبات ومشتقات کی بیشتر شکلیں شامل کر دی ہیں تاکہ قدیم ادب کا مطالعہ کرنے والے محققین وطلباء کو مصدر کی بدلی ہوئی اشکال کو شناخت کرنے میں دقت کا سامنا نہ ہو۔ مزید یہ کہ ڈاکٹر جمیل جالبی نے ایک لفظ کی مختلف املائی صورتیں بھی درج کر دی ہیں اور ان تمام صورتوں کے ممکنہ معانی کا تعین بھی کر دیا ہے۔ اس لغت کی ایک خاص خوبی یہ ہے کہ مختلف ماخذات سے ایک ہی لفظ کے متعلق سامنے آنے والے متنوع معانی کو اسی ایک لفظ کے تحت یکجا کیا گیا ہے اور اس کے معانی وہی رکھے گئے ہیں جو قدیم متون یا قدیم زمانے میں مروج رہے ہیں۔ اس لغت کے مسائل بھی کم وبیش وہی ہیں جو ڈاکٹر مسعود حسین خان کی لغت میں درپیش ہیں؛ یعنی مندرج الفاظ کی تذکیر وتانیث کا فیصلہ نہیں کیا گیا، کہیں واحد اور کہیں جمع کو لغت کا متن بنایا گیا ہے۔ تلفظ اور اعراب لگانے کا اہتمام بھی نہیں کیا گیا۔ مشفق خواجہ نے لکھا ہے: "ممکن ہے اس لغت میں بعض ایسی باتیں نظر آئیں جو لغت نگاری کی عام روایت کے خلاف ہوں مثلاً کہیں واحد کو لغت بنایا گیا ہے اور کہیں جمع کو اور کہیں دونوں ہی کو الگ الگ لغت مان کر معنی لکھ دیے گئے ہیں۔ یہ سب باتیں اس لغت کی اہمیت وافادیت کو کم نہیں کرتیں۔ کسی موضوع پر پہلی مرتبہ کام کرنے والے بعد میں کام کرنے والوں کو راستہ دکھاتے ہیں۔۔۔ جالبی کا یہ کام اپنے موضوع پر بڑی حد تک پہلا کام ہے" (13)

دکنی اردو کی لغت 'بحر المعانی' ڈاکٹر جاوید وشسٹ نے مرتب کی ہے۔ لغت کی اشاعت کا سال 1987ء ہے۔ مرتب کے بقول انھوں نے مذکورہ لغت 1966ء میں ہی ترتیب دے لی تھی، تاہم مختلف نجی مسائل کی وجہ سے بروقت شائع نہ ہو سکی۔ بحر المعانی سات سو سے زائد صفحات کی خاصی ضخیم لغت ہے۔ یہ لغت دراصل مختلف فرہنگوں کا مجموعہ ہے۔ مرتب نے مختلف فرہنگ نگاروں کی لغات میں دیے گئے ایک ہی لفظ کے متنوع معنی بحر المعانی میں یکجا کر دیے ہیں۔ ڈاکٹر جاوید وشسٹ نے بقول: 'مختلف فرہنگ نگاروں نے ایک ہی لفظ کے مختلف معنی لکھے ہیں، وہ بحر المعانی میں یکجا ہو گئے ہیں۔ مطالعہ کے لیے فرہنگوں کا یہ مجموعہ بڑا دلچسپ ثابت ہوا۔ کیونکہ مختلف فرہنگ نگاروں نے جو ایک لفظ کے معنی لکھے ہیں، بیشتر وہ قیاسی طریقہ کار کی پیداوار ہیں، اس طرح الفاظ کے معانی کے علاوہ قیاس آرائیوں کی اڑانیں بھی صاف نظر آتی ہیں۔ یہ مطالعہ نفسیاتی نقطہ نظر سے بڑا پر لطف ہے'۔ (14) حال ہی میں ڈاکٹر سیدہ جعفر کی دکنی لغت بھی سامنے آئی ہے، جس میں ساڑھے تیرہ ہزار الفاظ کے معانی لکھے گئے ہیں۔ الفاظ کے معانی کے اندراج کے علاوہ ہر لفظ کی جنس (تذکیر وتانیث)، ماخذ، واحد جمع اور محلِ استعمال کو بھی مشخص کیا گیا ہے۔ دکنی اردو اپنی قدامت اور رچاؤ کے باعث اردو زبان کی تاریخ میں ایک اہم مقام کی حامل ہے۔ اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ باقاعدہ سائنٹفک بنیادوں پر قدیم اردو (دکنی) کی لغات کو مرتب کیا جائے اور پہلے سے موجود لغات کی کمیوں کو کم کرنے کی کوشش کی جائے۔

حوالہ جات

ا۔ یہ درجہ بندی ڈاکٹر روف پاریکھ نے کی ہے:

روف پاریکھ، لغوی مباحث (لاہور: مجلس ترقی ادب، 2015)، ص 11-24

2۔ روف پاریکھ، 'تاریخی لغت نویسی: اصول، پس منظر اور بنیاد' مشمولہ امتزاج، شمارہ 2 (کراچی: جامعہ کراچی، 2014)، 166

3۔ ایضاً۔ ص 167

4۔ ابو العلائی، عارف، 'دکن کی زبان'، (حیدر آباد: مطبع ادبیہ، 1354ھ)، ص 3-4

5۔ روف پاریکھ، 'خصوصی لغت نویسی اور اردو کی چند نادر اور کمیاب خصوصی لغات' مشمولہ تعبیر، شمارہ 1 (اسلام آباد: علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، 2015ء)، 94

6۔ محمد علی اثر، دکنی ودکنیات (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، 1986ء)، ص 152

7۔ ریحانہ سلطانہ، 'پروفیسر مسعود حسین خان کی ادبی خدمات' (حیدر آباد: دکن پبلشرز، 1995ء)، ص 255

8۔ شعار ہاشمی، 'دکنی لغت' (حیدر آباد: مکتبہ ابراہیمہ، س ن)، ص 2

Vol.4 No.3 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

9۔حیدر حسن مرزا، دکنی لغت و تذکرہ دکنی مخطوطات (حیدرآباد: آغا حیدر حسن ریسرچ سینٹر، 2002ء) ص 91

10۔رفیع اشرف، نذرِ مسعود، مرتب: مرزا خلیل احمد بیگ، (ملتان: بیکن بکس، 1990ء)، ص 381

11۔ابوتراب خطائی، 'دکھنی لغات' (بنگلور: اردو لائبریری سینٹر، 1970ء)، ص 18

12۔ جمیل جالبی، قدیم اردو کی لغت (لاہور: اردو سائنس بورڈ، 2008)، ص 4

13۔ مشفق خواجہ، 'قدیم اردو کی لغت'، مشمولہ جمیل جالبی: ایک مطالعہ، مرتب: گوہر نوشاہی (دہلی: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاوس، 1993ء)، ص 463

14-جاوید وشسٹ، بحر المعانی (ہریانہ: سبھاش، 1987ء)، ص 11-12